اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَہُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا

جس میں

علمی وعملی ارکانِ ایمان یعنی ضروری عقائدِ اسلام اور مسائلِ نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج کی ضروری تشریح اور دوسرے ایسے اہم مسائل درج ہیں جو مستند ادلۂ شرعیہ سے ماخوذ ہیں اور جن کی ہر وقت اہلِ ایمان کو ضرورت پیش آتی ہے۔

مرتّبہ

حضرت مولٰنا مفتی محمّد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ
بندر روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳، کراچی
ڈاک خانہ تاج کمپنی، ریلوے روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۲۵۲، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواہر الایمان

صفاتِ ایمان

اٰمنتُ باللہِ وملٰئِکتِہٖ وکُتُبِہٖ ورُسُلِہٖ والیومِ الاٰخرِ والقدرِ خیرِہٖ

ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور روزِ قیامت پر اور اس بات پر

وشرِّہٖ مِنَ اللہِ تعالیٰ والبعثِ بعدَ الموتِ ؕ

کہ تمام اچھائی اور برائی اللہ کے علم اور اندازے کے موافق ہوتی ہے اور موت کے بعد زندہ ہو کر اٹھنے پر

عقائد متعلّقہ ذات وصفات باری تعالیٰ

اللہ ایک ہے، وہی تمام جہان کا خالق و مالک ہے۔ کوئی اُس کا شریک و سہیم نہیں اور نہ اُس کی اولاد ہے، نہ کسی سے رشتہ ناتا۔ نہ اُس کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ رنگ و بُو اور جسم اور جسمانی اُمور سے پاک اور منزّہ ہے۔ نہ سوتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔ تمام عیوب سے پاک ہے۔ دیکھتا ہے سُنتا ہے اور کام کرتا ہے۔ بے انتہا

قُدرت والا ہے۔ عالَم کی تمام بڑی چھوٹی مخلوق اُس کے حکم کے ماتحت ہے۔ ہماری تندرستی، بیماری، زندگی، موت، رزق اور اَولاد سب اُسی کی بخشش ہے۔ اور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ذرّے ذرّے کا اُس کو علم ہے۔ کوئی چیز اُس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ دلوں کے بھید، دریا کی تہ کی چیزیں سب اُس کے سامنے ہیں۔ جو چاہے وہ کرتا ہے۔ کوئی اُسے روکنے والا نہیں۔ اُس کے ارادے اور قدرت سے تمام چیزیں موجُود ہوتی ہیں۔ عالم الغیب صرف اُسی کی ذات ہے۔ اِس صفت میں کوئی اسکا شریک نہیں کِسی کا زور اُس پر نہیں چلتا۔ وہ سب سے اعلیٰ طاقت اور قدرت والا ہے۔ بندوں کی حاجتیں اور مُرادیں پُوری کرنے کی صرف اُسی میں قدرت ہے۔

عقائد متعلّقہ رسالت و نبوّت

خُدائے تعالیٰ نے بہت سے نبی اور رسُول بھیجے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام اور سب سے آخر حضرت مُحمّد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ اور اُن کے درمیان میں جس قدر نبی اور رسُول آئے سب برحق ہیں۔ اُن کی صحیح تعداد خُدا کو معلوم ہے۔ تمام انبیاء انسان اور خُدا کے بندے تھے۔ ہاں گناہوں بلکہ زلّات سے بھی پاک اور برگزیدہ اور خُدا کے مقبُول تھے۔ اِن سب میں حضرت ابراہیم حضرت مُوسٰی اور حضرت عیسٰی علیہم السّلام جلیل القدر ہیں اور ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سب سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ نے شریعت کی تعلیم کامل کر دی۔ آپ تمام دُنیا کے لئے نبی ہیں۔ آپ کی بعثت کے بعد بغیر آپ پر ایمان لانے کے نجات ناممکن ہے۔ آپ کا زندہ مُعجزہ قرآن پاک ہے اور آپ کی

پاک سیرت آپ کی نبوّت پر شاہدِ عادل۔ آپ باوجود اُمّی ہونے کے خدا کے بعد سب سے زیادہ علم والے تھے۔ لیکن عالمُ الغیب نہیں تھے۔ کیونکہ علمِ غیب خاص خُدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ ہاں خُدا تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آیندہ باتوں کا علم آپ کو عطا فرما دیا تھا۔

عقائد متعلّقہ ملائکہ

فرشتے ایک لطیف نُورانی مخلوق ہیں۔ جسم کثیف نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں نظر نہیں آتے۔ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ نہ اُن میں توالد وتناسل ہے نہ ہمارے جیسی موت انہیں آتی ہے۔ نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے پاک ہیں۔ عبادت میں مصرُوف رہتے ہیں۔ خُدا نے عالم کے بہت سے کام وانتظام اُن کے سپرد کئے ہیں۔ جنہیں وہ پُورا کرتے ہیں۔ ان کا شمار اور تعداد خُدا کے سوا کسی کو معلوُم نہیں۔ چار فرشتے اُن میں بڑے مرتبے والے ہیں۔ حضرت جبرائیل جو انبیاء کے پاس وحی لاتے تھے حضرت عزرائیل جو رُوحیں قبض کرتے ہیں۔ حضرت میکائیل جو رزق رسانی اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرّر ہیں۔ حضرت اسرافیل جو قیامت کے دن صُور پھونکیں گے، جس سے تمام دُنیا فنا ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ پھونکیں گے تو سب زندہ ہو جائیں گے۔

عقائد متعلّقہ کُتبِ آسمانی

خُدا تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں اور پیغمبروں کو صحیفے اور کتابیں عطا فرمائی ہیں، جن میں خُدا کے وہ احکام ہیں جو مخلوق کی ہدایت کے لئے نازل فرمائے گئے ہیں۔ حضرت

ابراہیم علیہ السّلام پر متعدد صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسٰیؑ پر توراۃ، حضرت داؤدؑ پر زبور، حضرت عیسٰیؑ پر انجیل نازل ہوئی۔ لیکن اِن کتابوں میں لوگوں نے اَدل بدل کر دیا ہے۔ اِس لئے موجودہ بائیبل اصلی اور آسمانی نہیں ہیں۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر آخر الزّمان حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا اور آج تک اس میں ایک لفظ اور ایک حرف کی کمی زیادتی نہیں ہوئی اور نہ آیندہ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس کے ایک مسئلہ سے اِنکار کرنا بھی کفر ہے۔ خدائے تعالیٰ نے ہی اسے نازل کیا اور وہی اسکا محافظ ہے۔ آج بھی اسلامی دُنیا میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں قرآن پاک محفوظ ہے۔

عقائد متعلّقۂ قبر

مرنے کے بعد انسان کو اس کے کفر و ایمان اور اچھّے بُرے اعمال کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ قبر میں منکر و نکیر دو فرشتے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور محمّدؐ کون ہیں؟ مُردہ اگر مومن ہے تو جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اِسلام ہے اور محمّدؐ خُدا کے رسُول ہیں۔ اُس کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور حشر تک آرام سے رہتا ہے۔ اور اگر مُردہ کافر و منافق ہے تو جواب ٹھیک نہیں دیتا اور طرح طرح کے عذاب میں مُبتلا ہوتا ہے۔ اور پھر قیامت تک عذاب پاتا رہے گا۔ تناسخ یعنی آواگون باطل ہے۔ انسان کسی دوسرے جسم میں جنم نہیں لیتا۔ بلکہ اپنے اعمال کا بدلہ قبر میں پاتا ہے اور پھر آخرت میں بھی سزا اور عذاب پاتا رہے گا۔ قبر میں عذاب کا ہونا برحق ہے۔ قبر سے مراد زمین کا گڑھا ہی

نہیں، بلکہ موت کے بعد آخرت سے پہلے کا زمانہ مراد ہے۔

عقائد متعلّقہ قیامت و حشر

قیامت سے پہلے دجّال کا نکلنا حضرت مسیح اور حضرت مہدی علیہما السّلام کا تشریف لانا اور جِن چیزوں کی خبر صحیح اور قابلِ استدلال احادیث سے ثابت ہوتی ہے ان کا واقع ہونا حق ہے۔ اِس کے بعد قیامت آئے گی۔ زمین اور آسمان اور ان کی تمام کائنات فنا ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ خُدائے تعالیٰ زمین و آسمان پیدا کرے گا۔ اور آدمی زندہ کئے جائیں گے۔ خُدا کی عدالت قائم ہوگی۔ اعمال کا حساب اور وزن ہوگا۔ پُلصراط سے سب کو گزرنا ہوگا۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ مُسلمان گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے دوزخ میں جائیں گے۔ پھر جنّت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونگے۔ رسُولِ کریم گنہگاروں کی شفاعت کریں گے اور خُدا قبول بھی کرے گا۔ نیک بندے بھی بُروں کی شفاعت کریں گے۔ بچّے بھی شفاعت کریں گے اور شفاعت خُدا کی اجازت سے ہوگی۔

پانی کے احکام

احکامِ چاہ

تھوڑا پانی نجاست پڑ جانے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ تھوڑے پانی سے تمام وہ پانی مراد ہیں جو جاری نہ ہوں اور دَہ دردَہ سے کم ہوں۔ کنوئیں میں اگر نجاست گر جائے

تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے، نجاست تھوڑی ہو یا بہت۔ اسی طرح اگر اس میں ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ اگر کنوئیں میں ایک قطرہ شراب یا خون یا پیشاب یا پاخانہ گر جائے یا ناپاک کپڑا گر جائے یا ایسا آدمی غوطہ لگائے جس کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو یا آدمی یا سوئر گر کر مر جائے یا سوئر زندہ بھی نکل آئے یا گھوڑا، گدھا، اونٹ، بھینس یا دو بلیاں یا کتا گر کر مر گئے ہوں تو ان سب صورتوں میں تمام پانی نکالا جائے گا۔ اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول نکالے جائیں گے۔ اور کبوتر، مرغی، بلی یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر جائے تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔ ہر کنوئیں میں جو ڈول رہتا ہے اس کا اعتبار ہے۔ جب کہ تمام پانی کنوئیں سے نکالنا واجب ہوا ہو اور کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹ ہی نہ سکتا ہو تو اُس کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے رسی میں پتھر باندھ کر کنوئیں میں ڈال کر پانی کا اندازہ کر لیا جائے مثلاً دس ہاتھ پانی گہرا ہو تو گھنٹہ بھر ایک خاص صورت سے پانی نکالو اور پھر دیکھو کہ کس قدر کم ہوا۔ مثلاً ہاتھ بھر کم ہوا ہو تو پھر اسی طریقہ سے دس گھنٹے تک پانی نکالا جائے۔ اگر کوئی جانور پھول جائے یا پھٹ جائے تو بھی سارا پانی نکالا جائے۔ خواہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔ کنوئیں میں سے جتنا پانی نکالنا لازم ہو وہ خواہ ایک دم نکالا جائے یا کئی بار میں اتنی مقدار پوری کی جائے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ پانی کے اندر پیدا ہونے والے اور رہنے والے جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ جیسے مچھلی یا کچھوا اور مینڈک دریائی وغیرہ۔ جو حوض یا گڑھا نمبری گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور اسی قدر چوڑا ہو وہ دہ در دہ کا حکم رکھتا ہے اور اسی قدر مربع مساحت رکھنے والا پانی بھی اسی

حکم میں داخل ہے۔ اِن سب احکام پر نہایت احتیاط سے عمل کرنا چاہیئے +

قضائے حاجت اور استنجے کے احکام

پائخانے جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ٥ پہلے بایاں پاؤں پائخانے میں رکھے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے نہ بیٹھے اور فارغ ہو کر تین یا پانچ یا سات ڈھیلوں سے استنجا کرے۔ پھر پانی سے استنجا کرے اور اچھی طرح صاف کرے۔ جب طہارت سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو یہ دُعا پڑھے غُفْرَانَكَ اللّٰهُمَّ +

پائخانے پیشاب کے وقت اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ اور جس انگوٹھی میں خُدا اور رسُول کا نام یا کوئی آیت کھدی ہُوئی ہو اُسے پائخانے میں نہ لے جائے۔ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرے یہاں تک کہ قطرہ آنا بند ہو جائے۔ پائخانہ یا پیشاب کرتے وقت سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا کوئی اور کلام کرنا جائز نہیں ہے۔ پائخانے کے بعد ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دُوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو لائے اور تیسرا آگے سے پیچھے کو لے جائے وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ اور سردی کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو اور دُوسرا اس کے برعکس اور تیسرا دُوسرے کے خلاف، اور عورت ہمیشہ پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے۔ اِس کے بعد پانی سے استنجا کریں۔ یہاں تک کہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔ ہڈی اور گوبر اور لید وغیرہ سے یا کسی اور ناپاک چیز سے استنجا کرنا جائز نہیں۔ ستر کھلا ہونے کی صُورت میں کلام کرنا، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا یا کسی کو جواب

دینا، دیر تک فضول بیٹھے رہنا ناجائز ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنا، نیچے کی طرف بیٹھ کر اونچے پر پیشاب کرنا، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ غسل خانے میں پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا، پیشاب پائخانے کے وقت کچھ کھانا پینا مکروہ ہے۔ نجاست سے بچنے کے لئے ہر بالغ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہر طرح کی احتیاط اور پرہیز لازمی ہے ۔

نجاست کے احکام

تمام جانوروں کا پاخانہ اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب، منی، شراب، خون، مرغی بطخ اور مور کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے۔ اور حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔ حلال چڑیوں کی بیٹ پاک ہے۔ نجاستِ غلیظہ دو قسم کی ہے۔ ایک گاڑھے جسم والی جیسے پاخانہ وغیرہ۔ دوسری پتلی رقیق جیسے پیشاب، اگر نجاستِ غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگی تھی اور نماز پڑھ لی۔ اگر ایک درہم سے کم تھی تو نماز ہو گئی۔ اگر زیادہ تھی تو نماز نہیں ہوئی۔ درہم چونّی کے برابر وزن کا ہوتا ہے اور گاڑھے جسم والی نجاستوں میں وزن کا اعتبار ہے اور پتلی نجاست میں قریباً روپیہ کے برابر پھیلاؤ کا اعتبار ہے۔ نجاستِ خفیفہ چوتھائی سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی، زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ چوتھائی سے مراد اُس عضو یا کپڑے کے حصّے کی چوتھائی ہے جس میں نجاست لگی ہے۔ مثلاً کلی، آستین، دامن وغیرہ۔ نجاست اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اُسے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ کپڑے کو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے اور جن چیزوں کا نچوڑنا مشکل ہے جیسے بوریا، دری وغیرہ تو انہیں ایک بار خوب دھو کر چھوڑ دے۔ جب پانی

ٹپکنا بند ہو جائے تو دُوسری بار دھو کر چھوڑ دے۔ جب پانی کا ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالے پاک ہو جائے گا۔ زمین پر پیشاب یا ایسی پتلی نجاست گر جائے تو خشک ہونے اور نشان جاتے رہنے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے۔ لوہے کی چیز مثلاً چاقو، آئینہ، تلوار میں اگر نجاست لگ جائے تو اچھی طرح رگڑ ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ نجاست غلیظہ پانی میں گر جائے تو وہ بھی اِسی نجاست کی طرح ناپاک ہو جاتا ہے۔ سُوئی کے سر کے برابر پیشاب کی چھینٹیں کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ گوشت میں بعد ذبح جو خون رہ جاتا ہے وہ پاک ہے۔ ذبح کے وقت جو خُون نکلتا ہے وہ ناپاک ہے۔ گوشت میں لگ جائے تو دھونا واجب ہے ٭

وضو کے احکام

فرائضِ وضو

وضو میں چار فرض ہیں۔ منہ دھونا۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور دونوں کانوں کی لَو تک۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا ٭

سننِ وضو

نیّت کرنا۔ بسم اللہ پڑھنا۔ پہلے دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔ کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔ تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔ موالات یعنی پے در پے اعضائے وضو کو دھونا تاکہ ایک خشک نہ ہو کہ دُوسرا دھویا جائے۔ ترتیب یعنی پہلے مُنہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا

پھر سر کا مسح کرنا پھر پاؤں دھونا۔

مستحبّاتِ وضو

گردن کا مسح کرنا، قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنا، کلمۂ شہادت پڑھنا، ہر عضو مَل مَل کر دھونا، داہنی طرف سے شروع کرنا، بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا، اپنے آپ وضو کرنا کسی دوسرے سے مدد نہ لینا +

مکروہاتِ وضو

وضو میں مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں۔ ناپاک جگہ وضو کرنا، داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، دُنیا کی باتیں دَورانِ وضو میں کرنا، خلافِ سنّت وضو کرنا، پانی زیادہ بہانا +

نواقضِ وضو

وضو توڑنے والی مندرجہ ذیل چیزیں ہیں۔ پاخانہ، پیشاب، ریح، منی، مذی، کیڑے یا کنکری کا نکلنا، خُون، پیپ کا نکل کر بہ جانا، قے منہ بھر کر آنا، آڑ لگا کر سو جانا، مست اور بیہوش ہونا، رکُوع سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا اور بدن میں سے کسی جگہ سے نجاست نکل کر بہ جانا +

اِنتباہ

واضح رہے کہ نماز میں نماز کی ہیئت پر سو جانے یا اونگھ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

احکامِ غسل و تیمّم

وجوبِ غسل

غسل اِن چیزوں سے واجب ہوتا ہے۔ سوتے یا جاگتے میں شہوت سے منی نکلنا

مرد کا قُبُل یا دُبر میں دخول کرنا - حیض کا ختم ہونا - نفاس کا بند ہونا +

فرائضِ غسل

غسل میں صرف تین فرض ہیں - کلّی کرنا - ناک میں پانی ڈالنا - تمام بدن پر ایک بار پانی بہانا +

سننِ غسل

غسل میں حسب ذیل باتیں مسنُون ہیں - پہلے لگی ہُوئی نجاست دھونا - پھر پاک ہونے کی نیّت کرنا - وضو کرنا - تمام بدن پر تین بار پانی بہانا - بدن کو اچھّی طرح ملنا +

غسل یومِ جمعہ و عیدین

جُمعہ کے دن نماز سے پہلے غسل کرنا سُنّت ہے - اِسی طرح دونوں عیدوں کو اور احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنُون ہے - جو کافر مُسلمان ہونا چاہے اُسے بھی پہلے غسل کرا دینا چاہیئے +

تیمّم مع ترکیب

جِس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے یا بیماری بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو - یا رسّی ڈول یعنی پانی نکالنے کا سامان نہ ہو یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو تو ان سب حالتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے - تیمّم میں نیّت فرض ہے یعنی یہ ارادہ کرے کہ مَیں حدث رفع کرنے کے لئے تیمّم کرتا ہُوں - پھر دونوں ہاتھوں کو پاک مٹّی پر مارے - پھر ہاتھ جھاڑ کر منہ پر ملے - ہاتھ اُس تمام جگہ تک پہنچانا چاہیئے جو وضو میں دھوئی جاتی ہے - پھر دوبارہ مٹّی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے -

انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ پتھر پر تیمّم جائز ہے خواہ اس پر غبار نہ ہو۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹتا ہے۔ پانی کا ملنا یا پانی کے استعمال پر قادر ہونا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

اذان کے احکام

اذان وقت پر دینی چاہیئے۔ اگر وقت سے پہلے دی گئی ہو تو وقت پر دوبارہ دینی چاہیئے۔ اذان کے کلمات صحیح طور پر ادا کئے جائیں۔ اذان دینے والا مرد ہو عاقل بالغ ہو۔ وضو کے ساتھ اذان کہنا بہتر ہے۔ دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیاں رکھ کر اذان کہے۔ ٹھہر ٹھہر کر اذان کہنی چاہیئے۔ مؤذّن کسی ایسی جگہ کھڑا ہو کہ آواز دُور تک جائے۔ اذان سُننے والا بھی آہستہ آہستہ وہی کلمات کہتا جائے۔ مگر حیَّ علی الصّلوٰۃ اور حیَّ علی الفلاح سُن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے۔ اذان کے بعد مؤذّن اور اذان سُننے والے دعائے اذان پڑھیں۔ اذان دینے کے بعد نمازیوں کا مناسب انتظار سوائے نمازِ مغرب کے ضرور کیا جائے۔ اذان شعارِ اسلام میں سے ہے جس سے اسلامی شان و شوکت اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ مؤذّن خوش الحان ہونا چاہیئے۔ اذان سے شیطان بھاگتا ہے۔

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؕ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؕ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اور صرف فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد کہے۔
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ؕ

دعا بعد اذان

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ

اِقامت کے احکام

اِقامت ذرا جلدی جلدی کہی جائے۔ مکبّر کانوں میں انگلیاں نہ دے۔ ہاتھ کھلے چھوڑ دے۔ فرض نمازوں کے لئے اذان اور اقامت مسنون ہے۔ نوافل کے لئے نہیں۔ گھر میں اگر فرض نماز پڑھے جب بھی اقامت کہنا مستحب ہے ؕ

اِقامت

اِقامت کے بھی وہی کلمات ہیں جو اذان کے ہیں۔ صرف حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ؕ دو بار زیادہ ہے۔

نماز

ثنا

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ؕ

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرأت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمین۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

تحیّہ و تشہّد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ
اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ
مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

وظیفہ بعد سلام نماز

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَتَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

اور سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار۔ اَللّٰہُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھنا چاہیئے۔

اوقاتِ نماز و رکعات

فجر کا وقت صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہے۔ اور ظُہر کا وقت آفتاب ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہو کر ہر چیز کے سایہ کے دوچند ہونے تک رہتا ہے۔ دوچند سایہ سے مراد اصلی سایہ کے علاوہ ہے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے۔ ظُہر کے وقت کے بعد سے عصر کا وقت شروع ہو کر غرُوبِ آفتاب تک رہتا ہے لیکن آفتاب زرد ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے۔ مغرب کا وقت غرُوبِ آفتاب کے بعد شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔ اور عشا کا وقت غرُوبِ شفق سے صُبح تک ہے۔ لیکن نصف رات کے بعد وقت مکروہ ہے۔ وتر کا وقت عشا کی نماز کے بعد سے صبح تک ہے۔ عیدین کا وقت آفتاب کے بقدر ایک بانس بلند ہو جانے کے بعد سے زوال تک ہے۔

فجر کی فرض نماز کی دو رکعتیں، اور فرض سے پہلے دو رکعت سُنتیں ہیں۔ ظہر کے چار فرض اور چار رکعت سُنّت فرضوں سے پہلے اور دو رکعت سُنّت فرضوں کے بعد ہیں۔ اور عصر کے صرف چار فرض ہیں۔ مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر دو رکعت سُنّت۔ عشاء کے چار فرض اور پھر دو رکعت سُنّت پھر تین رکعت وتر کی واجب ہیں۔ وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دُعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔

جمعہ کے دو فرض اور چار رکعت سُنتیں پہلے اور چھ رکعت سنتیں بعد فرض کے۔

اور رمضان میں بیس رکعت تراویح جماعت کے ساتھ سُنّت ہیں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دو دو رکعت واجب ہیں۔ اگر فرض کی جماعت کھڑی ہو جائے اور کسی شخص نے ظہر یا جمعہ کی سُنتوں کی نیّت باندھ لی ہو تو سنتیں پوری کر کے جماعت میں شریک ہو اور اگر سُنتوں کی نیّت ابھی باندھی نہیں تو ظہر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے فرض پڑھ لے اور بعد فرض کے سُنّتیں پڑھ لے۔ اور فجر کی سُنّتیں جب تک ایک رکعت فرض ملنے کی اُمید ہو کسی آڑ کی جگہ میں پڑھ کر جماعت میں شریک ہو۔ اور بصورت دیگر فرضوں میں شریک ہو جائے اور سُنّتیں بعد طلوعِ آفتاب پڑھے۔

فرائض و واجباتِ نماز

نماز کے فرض

نماز کے فرض یہ ہیں۔ بدن پاک ہونا۔ کپڑوں کا پاک وصاف ہونا۔ سترِ عورت مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کو سوائے چہرے اور ہتیلیوں اور قدموں کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔ جگہ پاک ہونا۔ نماز کا وقت ہونا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

نیت، تکبیر تحریمہ۔ قیام۔ قرارت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر قرآن پڑھنا۔ رکوع۔ سجدہ۔ قعدۂ اخیرہ۔ اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔ اِن میں سے کوئی چیز چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی۔

واجباتِ نماز

واجبات نماز کے یہ ہیں۔ الحمد یعنی سُورۂ فاتحہ پڑھنا۔ کوئی سورۃ ملانا۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرارت کرنا۔ رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔ دونوں سجدوں کے درمیان میں ایک تسبیح کے قدر ٹھہرنا۔ ترتیب کا لحاظ رکھنا۔ پہلا قعدہ تشہّد۔ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ ظہر و عصر میں قرارت آہستہ پڑھنا۔ مغرب، عشاء اور فجر میں قرارت بآواز بلند پڑھنا۔ جمعہ و عیدین اور تراویح میں قرارت بلند آواز سے پڑھنا۔ وتر میں قنُوت پڑھنا۔ عیدین میں چھ تکبیریں کہنا۔ اِن واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھُولے سے چھُوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ اور اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دے تو اگرچہ فرض تو ذمّے سے ساقط ہو جاتے ہیں مگر نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

نماز کی سُنتیں

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ عورتوں کو سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اخیر تک پڑھنا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔ رکُوع اور سجدہ جاتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔ رکُوع میں کم از کم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار کہنا۔ رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔ پاؤں پر نگاہ رکھنا۔ سجدے میں کم سے کم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار کہنا۔ ناک کی طرف نگاہ رکھنا۔ سات اعضاء پر سجدہ کرنا۔ جلسے اور

قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھنا۔ عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر سُرین پر بیٹھنا چاہیئے۔ درُود پڑھنا۔ دُعا پڑھنا اور سلام کے وقت دونوں طرف مُنہ پھیرنا۔ سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیّت کرنا۔ اِن سنتوں کے چھوڑ دینے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے مگر قصدًا چھوڑنا بُرا ہے۔

مکروہاتِ نماز

ذیل میں مکروہاتِ نماز لکھے جاتے ہیں:۔ کوک پر ہاتھ رکھنا۔ آستین سے ہاتھ باہر نکالے رکھنا۔ کپڑا سمیٹنا۔ جسم اور کپڑے سے کھیلنا۔ انگلیاں چٹخانا۔ دائیں بائیں گردن موڑنا۔ مرد کو جُوڑا گوندھنا۔ انگڑائی لینا۔ کُتّے کی طرح بیٹھنا۔ سجدے میں ہاتھ زمین پر بچھانا۔ پیٹ کو رانوں سے مِلانا۔ بغیر عذر کے چار زانو بیٹھنا۔ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا۔ صرف امام یا صرف مقتدیوں کا ایک ہاتھ کی بلندی پر کھڑے ہونا۔ صف سے علیحدہ تنہا کھڑا ہونا۔ سامنے یا سر پر تصویر کا موجُود ہونا۔ تصویر والے کپڑے سے نماز پڑھنا۔ مونڈھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔ پیشاب، پاخانہ یا بھُوک کے وقت نماز پڑھنا۔ سر کھول کر نماز میں کھڑے ہونا۔ عالم کے ہوتے جاہل کو امام بنانا۔ مُنہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرارت کرنے سے مجبور نہ رہے۔ اور اگر قرارت سے مجبُوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہو گی۔ آنکھوں کو بند کرنا مکروہ ہے لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں ❖

مُفسداتِ نماز

نماز کے مفسدات حسب ذیل ہیں:۔ نماز میں قصدًا یا سہوًا کلام کرنے یا سلام

کرنے یا سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور چھینک یا اذان کا جواب دینا۔ اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دینا یعنی قرات میں بتانا۔ خوشی کی بات سن کر الحمد للہ کہنا۔ غم کی بات پر اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن کہنا۔ آہ یا اُف کرنا۔ قرآن مجید دیکھ دیکھ کر پڑھنا۔ کچھ کھانا یا پینا۔ دونوں ہاتھوں سے کچھ کام کرنا۔ قبلہ کی طرف سے سینہ پھیر لینا۔ کوئی فرض بغیر عذر کے چھوڑ دینا۔ سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اُٹھانا۔ امام سے آگے بڑھ جانا۔ آواز سے ہنسنا۔ وضو ٹوٹ جانا۔ آواز سے درد اور تکلیف کی وجہ سے رونا۔ قرآن شریف ایسا غلط پڑھنا جس سے معنی بدل جائیں۔ ایسی دُعا مانگنا جو آدمی سے مانگی جاتی ہے۔ جیسے کھانا، کپڑا، بیوی مانگنا۔ مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ مجھے کھانا دے یا کپڑا دے یا بیوی دے۔ کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا۔ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ اِن سب باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ✦

سجدۂ سہو

کسی واجب کے سہواً چھوٹ جانے یا مکرر ہو جانے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ سجدۂ سہو کی صورت یہ ہے کہ تشہد پڑھ کر دونوں طرف یا ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر تشہد و درود پڑھ کر سلام پھیرے۔ جماعت کی نماز میں ایک سلام کے بعد سجدہ کرنا بہتر ہے۔ عیدین اور ہر بڑی جماعت میں سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اژدحام کثیر ہونے کی وجہ سے نماز میں گڑبڑ ہونے کا اندیشہ ہے ✦

جمعہ کے احکام

نمازِ جمعہ

جمعہ کی نماز فرض ہے۔ مگر اس کے لئے اتنی شرطیں ہیں۔ شہر یا قصبہ کا ہونا۔ تندرست ہونا۔ آزاد ہونا۔ مرد ہونا۔ عاقل بالغ ہونا۔ اندھا لنگڑا نہ ہونا۔ ظہر کا وقت ہونا۔ خطبہ۔ جماعت یعنی امام کے سوا تین آدمی کم از کم اور ہوں۔ جن پر نماز فرض نہیں اگر وہ پڑھ لیں تو جائز ہے۔ نماز جمعہ سے پہلے غسل کرنا سُنّت ہے اچھے کپڑے پہننا خوشبو لگانا مستحب ہے۔ پہلی اذان سے خرید و فروخت اور سب کاروبار چھوڑ کر حاضر ہونا واجب ہے۔ اور جب دُوسری اذان ہو اور امام خُطبہ کے لئے چلے تو سب لوگ خاموش ہو کر خُطبہ سُنیں۔ خُطبہ کے وقت نماز پڑھنا، باتیں کرنا جائز نہیں۔ امام کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے۔ دونوں کے درمیان بمقدار تین آیت کے بیٹھے۔ خطبے کے بعد تکبیر کہہ کر دو رکعت نماز فرض جُمعہ کی پڑھی جائے ❋

فرضیت و فضائل نماز جمعہ

نماز جمعہ کی فرضیت کے بارہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منبر پر فرمایا کہ لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز رہیں۔ ورنہ حق تعالیٰ ان کے دلوں پر مُہر کر دے گا اور وہ غافلوں میں داخل ہو جائیں گے۔ رواہ مسلم

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حتی الامکان پاکیزگی حاصل کرے، سر کو تیل لگائے اور خوشبو لگا کر گھر سے نکلے اور (مسجد میں پہنچ کر) دو آدمیوں میں تفریق نہ ڈالے (یعنی ان میں نہ گھسے) پھر نماز (سنت) پڑھے اور جب امام خطبہ پڑھے تو چپ چاپ سُنے، اس کے تمام گناہ اِس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے بخشے جاتے ہیں۔ رواہ البخاری

عیدین کے احکام

نمازِ عیدین

عیدین کی نماز واجب ہے جو شرطیں جمعہ کی ہیں وہ سب عیدین کے لئے بھی شرط ہیں۔ ہاں خطبہ عیدین کا فرض نہیں بلکہ نماز کے بعد سُنّت ہے۔ اذان اور تکبیر عیدین میں نہیں۔ عیدین کا وقت پہلے بیان ہو چکا ہے۔ عید کے روز غُسل کرکے اچھّے کپڑے پہنے۔ خوشبُو لگائے اور جانے سے پہلے صدقۂ فطر دے۔ پھر کوئی میٹھی چیز کھائے۔ پھر سویرے سے عیدگاہ جائے۔ راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے۔ عید کی نماز سے پہلے نوافل نہ پڑھے اور نماز کے بعد بھی عیدگاہ میں نفل نہ پڑھے۔ عید کی نماز کی نیّت یُوں کرے۔ "نیّت کی مَیں نے دو رکعت عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے۔ پھر امام تین تکبیریں کہے۔ تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑے رکھے، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے۔ مقتدی بھی اسی طرح کریں۔ پھر امام تعوّذ اور تسمیہ پڑھ کر قرارت شروع کرے۔ دُوسری رکعت میں امام پہلے قرارت پڑھے پھر تین تکبیریں کہے۔ درمیان میں ہاتھ نہ باندھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔ اِن زوائد تکبیروں میں سب کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں۔ عید الاضحیٰ کی نماز بھی اِسی طرح ہے۔ عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کُچھ نہ کھائیں۔ نماز کے بعد قربانی کرکے اُس کا گوشت کھائیں۔ اور راستہ میں تکبیر آواز سے کہتا ہُوا جائے۔ عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر کی نماز سے ذرا جلدی پڑھے اور نویں ذی الحج کی فجر سے تیرہ تاریخ کی

عصر تک ہر فرض نماز کے بعد بآواز بلند تکبیر کہنا واجب ہے بشرطیکہ جماعت سے نماز پڑھی ہو۔ یہ تکبیر مسافر اور عورت پر واجب نہیں۔ لیکن امام مقیم کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ بھی تکبیر کہیں۔

احکامِ قربانی

ہر صاحبِ نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے۔ بکری یا بھیڑ یا دُنبہ ایک شخص کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ قربانی عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد سے بارہویں تاریخ کی شام تک ہو سکتی ہے۔ بکرا بکری ایک سال، گائے دو سال، اُونٹ پانچ سال سے کم پر قربانی جائز نہیں ۔

تکبیرِ عید و تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

احکامِ سفر

جو شخص تین منزل کا قصد کر کے گھر سے نکلے وہ مسافر سمجھا جاتا ہے۔ اپنی بستی سے نکلتے ہی احکامِ سفر جاری ہو جاتے ہیں۔ چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنی چاہیئے۔ اسے قصر کہتے ہیں۔ تین منزل سے ۳۶ میل اور بعض علماء کے نزدیک ۴۸ میل مراد ہے۔ جس بستی میں پندرہ دن کے قیام کی نیت کر لے وہاں پُوری نماز پڑھنی چاہیئے۔ مگر راستہ میں قصر پڑھتا رہے ۔

روزہ کے احکام

روزے

سال بھر میں ایک مہینہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ فرض ہونے کی یہ شرطیں ہیں۔ مسلمان ہونا۔ بالغ ہونا۔ حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ مگر حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد قضا لازم ہے۔ نیّت روزے کی کرنا۔ مقیم ہونا۔ تندرست ہونا۔ صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز رکھنے کا نام روزہ ہے۔ سحری کھانا مسنُون ہے۔ اور سحری دیر کر کے کھانا اور افطار میں بعد غروب آفتاب کے جلدی کرنا مُستحب ہے۔ افطار کھجور یا پانی سے کرنا۔ لغو و بیہودہ باتوں اور غیبت سے بچنا بھی مستحب ہے۔ روزے میں کوئی چیز چبانا یا چکھنا بوسہ لینا۔ غیبت کرنا۔ جھُوٹ بولنا۔ لڑنا مکرُوہ ہے۔ کھانے پینے۔ مباشرت کرنے سے روزہ ٹُوٹ جاتا ہے۔ قصداً منہ بھر قے کرنے سے روزہ قضا رکھنا پڑتا ہے۔ عیدین اور ایّامِ تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ عید الاضحیٰ میں یکم تاریخ سے ۹ تاریخ تک اور محرّم کی ۹ اور ۱۰ کو اور عید الفطر میں چھ روزے اور ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے بہت ثواب کے ہیں۔

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر ہر مُسلمان، عاقل، بالغ، صاحبِ نصاب پر واجب ہے۔ اپنی اور اپنی اولاد اور غلاموں کی طرف سے ادا کرے۔ اولاد سے مراد چھوٹی اولاد ہے۔ ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو، کشمش، چھوہارے یا اُن کی قیمت

دی جائے۔ سیر سے مراد انگریزی روپیہ کے اسّی روپے کے برابر وزن کا سیر ہے۔ ایک شخص کا صدقہ فطر کئی آدمیوں کو یا کئی آدمیوں کا ایک آدمی کو دینا دونوں باتیں جائز ہیں۔ اگر چاول یا جوار یا باجرہ دیں تو اسی قدر دیں کہ اس کی قیمت پونے دو سیر گیہوں کے برابر ہو یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت کے برابر ہو۔

اِنتباہ

بی بی اور اپنی بڑی اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں ہے۔ صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے۔ صدقہ فطر سیّد کو یا کسی صاحبِ نصاب کو دینا جائز نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ ہر مُسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، صاحبِ نصاب پر واجب ہے۔ بشرطیکہ نصاب قرض سے فارغ ہو۔ اور مالِ زکوٰۃ پر ایک سال گزر گیا ہو۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو بطور تملیک[1] کے دی جائے۔ اپنے ماں باپ دادا دادی اور اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ اِسی طرح غنی کو اور سیّد کو جائز نہیں۔

چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے جس کے چوّن تولے دو ماشے ہوتے ہیں۔ یہ قول مشہور ہے اور احتیاط اِسی میں ہے۔ تولہ سے مراد انگریزی روپے کا وزن ہے۔ اِس کا چالیسواں حصّہ ایک تولہ چار ماشے دو رتّی زکوٰۃ ہوئی۔ وقس علیٰ ہٰذا۔

سونے کا نصاب بیس مثقال ہے جس کے سات تولہ آٹھ ماشے چار رتّی ہوئے۔ زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتّی ہوئی۔

[1] تملیک یعنی مالک بنا دینا ۱۲

تجارتی مال کی قیمت کا حساب چاندی یا سونے کے ساتھ کیا جائے اور پھر اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے ۔

احکامِ حج

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ خانہ کعبہ تک سواری میں آجا سکے اور گھر والوں کے خرچ کے موافق انہیں دے جائے اُس پر حج فرض ہے اور اتنی شرطیں ہیں:۔ مسلمان ہونا۔ عاقل بالغ ہونا۔ تندرست ہونا۔ راستہ میں امن ہونا۔ عورت کے واسطے محرم ساتھ ہونا۔

فرائضِ حج

احرام باندھنا۔ عرفات میں تھوڑا سا ٹھہرنا۔ طواف۔ زیارت۔ اِن افعال میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔

واجباتِ حج اور سُنن اور مستحباتِ حج کا لکھنا اس لئے ترک کیا گیا کہ وہ بوجہ کثرت اور گاہے گاہے پیش آنے کے سمجھ میں نہیں آتے اور یاد رہنا بھی مشکل ہے۔ اور پُوری تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔

نمازِ جنازہ و کفن دفن کے احکام

جو شخص قریب الموت ہو اس کو قبلہ رُخ کر دیا جائے اور اُس کے سامنے کلمہ شریف پڑھا جائے تاکہ اُسے یاد آجائے اور وہ خود پڑھ لے۔ اُس سے یہ نہ کہنا چاہیئے کہ کلمہ پڑھو۔ اور اگر وہ ایک مرتبہ پڑھ لے، بس کافی ہے۔ جب تک دوسرا کلام نہ

کرے۔ اور سورۂ یٰسین اُس کے سامنے پڑھی جائے اور رُوح نکل جائے تو اس کا منہ اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور اعضا سیدھے کر دیئے جائیں۔ پھر میّت کو غُسل مسنُون طریقے سے دے کر کفنایا جائے۔ مرد کے لئے تین کپڑے اور عورت کے لئے پانچ کپڑے کفن کے ہیں (۱) قمیص (۲) ازار (۳) لفافہ یہ دونوں چادریں ہیں۔ اور عورت کے لئے یہ تین کپڑے اور (۴) خمار جس سے اس کا سر باندھا جائے اور بال چھپ جائیں (۵) خرقہ یعنی سینہ بند۔ پہلے لفافہ بچھائے۔ پھر ازار۔ پھر اس پر قمیص۔ پہلے میّت کو قمیص پہنائے۔ پھر ازار کو بائیں طرف سے لپیٹے۔ پھر داہنی طرف سے۔ اسی طرح لفافہ کو لپیٹے۔ عورت کے بال قمیص کے اُوپر دو حصّے کر کے دونوں جانب سینہ پر ڈال دیں۔ پھر خمار سے باندھ کر چھپا دیں۔ پھر سینہ بند باندھ دیں۔ پھر ازار اور لفافہ اُس پر لپیٹیں۔

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر کسی مُسلمان میّت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے تو تمام مُسلمان وہاں کے گنہگار ہونگے۔

جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا، اس ثنا میں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَآءُكَ بھی کہنا چاہیئے۔ دُوسری تکبیر کے بعد دُرُود تیسری کے بعد دعا۔ چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔ اِن تکبیروں میں صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اُٹھائے پھر باندھے رہے۔ نیّت میں چاروں تکبیروں اور خُدا کے لئے نماز پڑھنے حضرتؐ پر دُرُود بھیجنے اور میّت کے لئے دُعا کرنے کا ارادہ کرے۔

قبر بغلی افضل ہے۔ جائز دوسری بھی ہے جسے صندوقی کہتے ہیں۔ قبلہ کی طرف سے میّت کو اُتارے۔ اُتارنے والا بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہتا جائے۔ قبر

میں سر اور کمر کا بند کھول دے۔ اور میت کو قبلہ رخ کر دے۔ پھر قبر کو کچی اینٹوں یا بانس یا تختوں یا پتھر سے بند کر کے سب لوگ تین تین لپ مٹی دیں اور مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھتے جائیں۔ قبر کی درستی کے بعد دعائے مغفرت کریں۔

نابالغ لڑکے کے جنازے میں تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

نابالغہ لڑکی کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ

بالغ مرد و عورت کے جنازے پر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

بچہ پیدا ہونے کی اذان

جو بچہ پیدا ہو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا مسنون ہے۔ اگر نماز پڑھ رہا ہو یا پیشاب پاخانہ کر رہا ہو، یا خطبہ ہو رہا ہو اور کہیں سے اذان کی آواز آجائے تو ان حالتوں میں جواب نہ دینا چاہیئے۔ ضرورت کی حالت میں بے وضو

اذان کہہ دینا بھی جائز ہے۔

گناہ کبیرہ

شرک کرنا۔قتل کرنا۔سود لینا یا دینا۔ زنا کرنا۔لواطت کرنا۔کسی جانور سے بدفعلی کرنا۔شراب پینا۔سؤر کا گوشت کھانا۔نماز نہ پڑھنا۔روزہ نہ رکھنا۔ مالدار ہوکر حج نہ کرنا۔زکوٰۃ نہ دینا۔کسی پر بہتان لگانا۔جھوٹ بولنا۔غیبت کرنا۔جھوٹی گواہی دینا۔ یتیم کا مال ناحق کھانا۔ظلم کرنا۔ دھوکا دینا۔جہاد سے بھاگ آنا۔ جادو کرنا۔گالی دینا۔ جُوا کھیلنا۔ ماں باپ اور خاوند کی نافرمانی کرنا۔نجومی کی بات کو سچ سمجھنا۔چوری کرنا۔ ڈاکہ ڈالنا۔کفّار کی رسوم پسند کرنا۔حالتِ حیض میں مباشرت کرنا۔سودا کم تولنا۔ تعزیہ داری کرنا۔کسی پیر فقیر اور جوگی کی قبر پر سجدہ اور طواف کرنا۔اُن سے مرادیں مانگنا۔اُن کے نام کی منتیں ماننا۔اُن کے نام کی چوٹی رکھنا یا کپڑا پہننا۔ دیوی دیوتا، سیتلا، مسانی، ماتا، گنگا، بھوانی، جمنا، سُدّو، نعل، صاحب مولا وغیرہ کی پوجا کرنا۔اُن کا تھان یادگار بنانا۔اُن کو نذر و نیاز بھینٹ چڑھانا۔غمی میں نوحہ اور بین کرنا۔شادی میں دولھا کو سہرا، کنگنا، بدّھی، زرد لباس پہننا۔مہندی لگانا۔دلھن کی سیول کرنا۔نامحرموں کے ساتھ چوتھی کھیلنا۔ ناچ دیکھنا۔غیر محرم عورتوں یا بھانڈوں یا فسّاق و فجّار کا گانا سننا۔پنڈت برہمن سے شادی کی گھڑی پوچھنا۔اُن سے پھیرے کروانا۔ہندوؤں کی طرح چوکا دے کر کھانا اور پکانا۔اُن کے مشابہ نام رکھنا۔ اُن کی سی صورت بنانا۔ ڈاڑھی منڈانا یا اتنی کترانا کہ ایک مشت سے کم رہ جائے۔ اور مونچھیں بڑھانا۔مرد کو عورت کے اور عورت کو مرد کے مشابہ صورت بنانا وغیرہ۔

یہ سب گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ اگر بلا توبہ ان گناہوں کا کرنے والا مرگیا تو دوزخ میں بقدر گناہ کے عذاب پائے گا۔ اور شرک کرنے والا تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہے گا۔ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہوجاتے ہیں مگر کبیرہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ حقوق العباد میں حقوق کا ادا کرنا یا معاف کرانا بھی ضروری ہے

اَعَاذَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِنْہَا

تاج آرٹ پریس کراچی میں باہتمام شیخ عنایت اللہ مینجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولنا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ان کی کتاب تعلیم الاسلام کا قاعدہ اور اس کے چار حصّے تاج کمپنی کے زیر اہتمام عرصہ سے شائع ہو کر ساری اسلامی دُنیا سے خراجِ تحسین وصُول کر رہے ہیں۔

کئی سال ہُوئے حضرت مفتی صاحب نے اسلام کے تمام بنیادی عقاید اور اہم عملی مسائل کو ایجاز و اختصار کے ساتھ ایک نقشہ کی صُورت میں شائع کیا تھا جو ہزارہا کی تعداد میں شائع ہو کر مسجدوں میں لٹکائے جاتے رہے۔ تاج کمپنی نے حضرت مُفتی صاحب قبلہ کی اجازت سے مُسلمانوں کے نفعِ عام کے لئے اس کو کتابی شکل میں ترتیب دے کر عکسی بلاکوں کے ذریعہ سے شائع کیا ہے۔ اِس کی اشاعت سے صرف یہ غرض ہے کہ برادرانِ اسلام کو اسلامی عقاید اور ضروری مسائل کا علم ہو جائے اِس لئے اس کی اشاعت جتنی زیادہ ہو اتنی ہی کم ہے۔ ہم نے اسی لئے اس کی قیمت صرف دو آنے مقرر کی ہے تاکہ اشاعت عام ہو۔ جو حضرات اس کتاب کو مُفت تقسیم کرنے کے لئے منگوائیں، انھیں آٹھ روپے سینکڑہ کے حساب سے روانہ کی جائے گی

لاہور

۹ مئی ۱۹۲۹ء

عنایت اللہ

مینجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور و کراچی